فقہ القرآن

یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ....الخ

اسلام نے صحت مند معاشرہ کو معرض وجود مین لانے کے لئے کنبہ کو بڑی اہمیت دی ہے۔اور اس کے افراد کے مفاد کو یوں ایک دوسرے سے وابستہ کر دیا ہے کہ محبت و قرابت کا باہمی رشتہ کبھی ٹوٹنے نہ پائے اس کے لئے جو وسائل اختیار کئے ہیں انہیں میں سے ایک نظام میراث ہے زندگی میں اگر کنبہ کا کوئی فرد افلاس و غربت کا شکار ہو جائے تو دوسرے افراد پر اس کے نفقہ کو فرض قرار دیا۔اسی طرح موت کے بعد متوفی کے قریبی رشتہ داروں میں اس کی جائیداد کو تقسیم کرنے کا حکم دیا تاکہ زندگی اور موت میں کنبہ کا مفاد یوں باہم پیوستہ رہے کہ جدائی کا خیال ہی ان میں راہ نہ پاسکے۔کنبہ کے اتحاد کو بر قرار رکھنے کے لئے نظام وراثت میں قرابت کا اصول پیش نظر رکھا گیا۔میراث میں حصہ کے ملنے یا نہ ملنے اور حصہ کے کم یا زیادہ ہونے میں رشتہ کی نزدیکی اور دوری کو بہت بڑا دخل ہے۔دوسرا اصول ضرورت ہے یعنی قریبی رشتہ داروں میں حصہ کی کمی بیشی کا مدار ضرورت کو قرار دیا جتنی کسی کی ضروریات زیادہ اور ذمہ داریاں کثیر ہوں گی اسی لحاظ سے اس کا حصہ مقرر کیا جائے گا۔مثلاً متوفی کے والدین اور اس کی اولاد کی قرابت بالکل مساوی نوعیت کی ہے لیکن اولاد جو زندگی کے سفر کا اب آغاز کر رہی ہے اس کی ضروریات والدین کی ضروریات سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں جو اس طویل سفر کی آخری منزل میں قدم رکھ چکے ہیں۔نیز والدین کے پاس تو زندگی بھر کا کچھ نہ کچھ اندوختہ ہوتا ہی ہے اور اولاد بالکل خالی ہاتھ ہے۔یہی فرق لڑکی اور لڑکے میں ہے۔لڑکی پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں۔شادی سے پہلے اس کے والدین اس کی تمام ضروریات کے کفیل ہیں اور شادی کے بعد اس کی رہائش، لباس، خورد و نوش کی تمام تر ذمہ داری خاوند پر ہے۔اس کی اولاد کی

تعلیم وتربیت کے جملہ مصارف بھی اس کے خاوند کے ذمہ ہیں۔ مزید برآں عملی زندگی کی سرگرمیاں جس سرمایہ کی محتاج ہیں اس کا مہیا کرنا بھی مرد کی ذمہ داری ہے۔ یہ حقائق ہیں جن کے پیش نظر اسلام نے والدین اور اولاد، عورت اور مرد کے حصوں میں فرق کیا ہے اور یہ فرق ہی عین عدل ہے۔ ان تمیازات کی موجودگی میں ان کے حصوں کو مساوی رکھنا مساوات تو ہوگی لیکن کھوکھلی اور ظالمانہ، اور اسلام صرف اس مساوات کا علمبردار ہے جو عدل وانصاف پر مبنی ہو۔ تیسرا اصول تقسیم دولت ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو جائے اور وراثت کی تقسیم میں بھی اس اصول کو ملحوظ رکھا۔ اس لئے صرف بڑے لڑکے یا صرف لڑکوں کو ہی وارث تسلیم نہیں کیابلکہ تمام اولاد لڑکے اور لڑکیاں اور ان کے علاوہ کئی اور رشتہ داروں کو وارث قرار دیا تاکہ زیادہ افراد میں یہ دولت تقسیم ہو۔ یہ وہ تین اصول ہیں (قرابت۔ ضرورت، تقسیم دولت) جن پر اسلام کا یہ بے نظیر نظام وراثت قائم ہے۔ (ضیاء القرآن، النساء ۱۱)

تفسیر رقیہ

مسلمان خواتین کے لئے بے مثال تحفہ

آج ہی طلب کیجئے: بزم فیضان قادریہ 7/29 ای ون ایریا لیاقت آباد' کراچی

جرمنی میں فقہ اسلامی

اور پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی

تالیفات کیلئے رابطہ کیجئے

علامہ محمد اشرف چوہدری' مدیر معاون مجلّہ فقہ اسلامی

صدر مدرس وخطیب

ادارہ پاک دارالاسلام

فرینکفرٹ جرمنی